کہے ہے راوی جانسوز اب یاران آئین
کہا بلا کے یہ سرگروہ ہاے شام کے تئین
سوم کے روز تہ دین کے ابن سعد لعین
اٹھاؤ خیمے کہ یان سے مرا سفر ہی آج

اسیر ہین جو انھین شدت پیاس پانی دو
اب آب و نان سے لیے انھین شہ باز رکھو
غذا جو چاہین تو آدھا ہی پیٹ تم دیجو
کہ فاقہ کشیدہ سے ہین اون اوپر سے آج

کہا ہین اسلیے تم سے یہ تا نہ مرجاوین
جو بھوکھ مین جیتے یہ انعام تو لو ہم پاوین
ہم انکو جیتے تو پہونچ یزید پہونچاوین
جو یان مرین یہ تو قصہ ہی مختصر ہے آج

زیادہ اس سے بشر بھوک پیاس سہتا نہین
تمہارے تیغ کی پر بن گئے ہین رہتا نہین
کچھ انکی دوستی سے مین یہ بات کہتا نہین
سخن مرا تو یہ قابل بہ آب زر ہے آج

یہ سنکے لیگئے پانی حرم مین ملعونان
لگے یہ کہنے انھون پانی تم پیاؤ یہان
پڑے تھے غش ہوئے سب تشنگی سے خرد و کلان
کرم خلیفہ کے اب کا تم آ دپڑے ہے آج

یہ سنکے عابد بیمار نے دیا یہ جواب
ہمارے باپ کو جس آب سے کیا سیراب
کرم ہے یہ جو پلاؤ تم اب ہمین وہ آب
یہ آب ہمکو تو خونابہ جگر ہے آج

ہمارے باپ کے مرنیکو تیسرا ہے روز
ہمین جو پوچھو تو یہ آب ہے غبث جانسوز
بریدہ حلق سے جاری ہے اسکے خون ہنوز
ہمارے دل پہ ہر اک قطرہ جون شرر ہے آج

پھر آگے اسکی مفصل خبر نہین معلوم
غریب بیکس و بیچارے وہ جو تھے مظلوم
ہوا کہ یا نہ ہوا اسدن انکا تر حلقوم
کہین سے تھے پانی ہمین زہر سے تر ہے آج

مگر یہ جتنے وہ مظلوم تھے کر انکو اسیر
سوار کر انھین اونٹون پہ لوہے وہ بے پیر
جدا جدا کیا ہر ایک کے تئین زنجیر
چلو شتاب ہمین عزم بیشتر ہے آج

جو گذری انپہ صعوبات وہ کہون سو کیا
تمام روز و شب ایسی ہی گذری تھی ایذا
کہ تھا سر انکے پہ تا باز گشت حشر بپا
بیان جسکا سبھون کی زبان پر ہے آج

سوم کا مرثیہ کیا خوب مین نے سودا کہا
میان لیون مین ترا نام تا بحشر رہا
دیا ہے خون جگر چشم سامعون سے بہا
سنا ہے جن نے لسے اسکا دیدہ تر ہے آج

مرثیہ دیگر

جب کہا ہو کر نبی نے زار امت کے لیے
بعد میرے کون ہے غمخوار امت کے لیے

www.emarsiya.com

تب نواسے کہ اٹھے اقرار امت کیلیے
سر بھی ہی حاضر جو ہو درکار امت کے لیے

ایک صاحب نے قبول اوس زہر کا پیالہ کیا
دوسرے نے بعد ازین شربت شہادت کا پیا
جن نے ٹکڑے سب جگر آنا فانا کردیا
ظالمون پر باندھکر تروار امت کیلیے

پھر نہ آیا عم اُسے اپنے جوان و پیر کا
کربلا مین آنکے طعمہ کیا شمشیر کا
کردیا سینہ سپر سب نے جفا کے تیر کا
سارے خویش اقربا اکیا ر امت کیلیے

آ چکے جاتی بیکجے جب تہ تیغ و تبر
آج فرزند محمد نے کیا ہے آپ پر
تب لگا یون کہنے اپنا رکھکو سر زیر خنجر
سب طرح سے ظلم کو ہموار امت کیلیے

یون روایت ہی کہ بعد از قتل شاہ کربلا
گھر کی تاراجی کو اپنی نور چشم مصطفا
خیمہ لٹتے دیکھکر پھر آہ عابد نے کہا
ظالمون کو کر گیا مختار امت کیلیے

اور دیکھکر اوسوقت سر پر چادرین اہل حرم
اے فلک اس سے اگر وہ خندہ ہو تیرا ستم
خیمے سے باہر نکلے آنے یہ کہتے دم بدم
اُس سے بھی ہمکو نہین انکار امت کیلیے

کیا کہون لیجانیکا اہل حرم کے مین احوال
پوچھے تھا جو راہ مین پر کیا ہی فرزند رسول
یہ ادب سے دور ہی گردنگی اُس قصہ کو طول
یون کہے تھا عابد بیمار امت کیلیے

دیکھکر پانی کہے تھا رو کے یون زین العباد
لیکن اس تشنگی سے مین ہون خرم وہ ہی شاد
کیونکہ پیون پیاس بابا کی مجھے آتی ہی یاد
جام کوثر کا ہوا تیار امت کیلیے

پیاسے مرنیکے فوائد پوچھو اُس مظلوم سے
قطرۂ خون جو گرا مائی پہ اُس حلقوم سے
حلق تر جسکا ہوا ہے آب تیغ شوم سے
خلد مین ہوگا گل و گلزار امت کیلیے

جب ہوا اس کاروانکا حرب کہ پر سے گذار
یون پڑا ہی خاک پہ تیغ ستم سے بیشمار
دیکھکر نعش برادر بولین زینب آہ مار
اس تن نازک پہ کھا کر وار امت کیلیے

ہوا گر فرصت وضو ون اشکون لیکے تیری خاک
کیا کرون بیبس نہین چلتا مرا ای جان پاک
سوزن مژگان سے مین اُسکا سیون ہر ایک چاک
یون پڑا پایا تجھے تو گھر بار امت کیلیے

ہاے بھائی تجھ بن اب پھرتی ہین سب ہم دربدر
کربلا کے آج میدان مین نہ خویش و پسر
کون ہی ایسا کہ دیوے مصطفا کو یہ خبر
جو مرا دین کا یہ سالار امت کیلیے

غرق یہ خونین بدن تیرا ہی اے ابن بو تراب
تجھ سوا تھی اس جفا سہنے کی کسکے دلکو تاب
یا شفق لیکر زمین پر گر پڑا ہے آفتاب
تو ہی سمجھا سہل یہ دشوار امت کیلیے

ہائے تون مظلوم مرے اگر کے اے بھائی بھی
ہمکو بھی آیا صد ہزار افسوس ان ظلمون کے بھی
گو دخالی شہر بانو کی بن اصغر کے رہی
جان کا خطرہ تجھے نہ تھا را امت کیلیے

سوچ رہتا ہے یہی دلکو مرے ہر ایک آن
کر دیا اک پل مین اسکو تو نے اے خواہر کہان
عابدین تنہا بچے گا کیونکہ زیر آسمان
بے برادر بے پدر بے یار امت کیلیے

جب کیا نانا نے بخشایش کا بندون کی سوال
لے بچے بی بی کا فکر آیا نہ بیٹے کا خیال
غیر تسلیم و رضا باقی نہ تونے کچھ مجال
ان تلک تو ہو گیا ناچار امت کیلیے

جب کیا قاتل نے کہا تو شہادت ذوق مین
ہو گیا راضی رضائے حق پہ اے میرے حسین
سر حوالے کر دیا ان ظالمون کو مثل دین
ایک ذرہ بھی نہ کی تکرار امت کیلیے

بن سوار بچیان بی بی حجاز اہل حرم
تن بخاک و خون مین غلطان تجکو یہ بھایا ستم
بیٹیان ان سب کے سر جاتا ہے نیزے پہ علم
ہائے ابن حیدر کرار امت کیلیے

کاٹ کر بھی مری حسادم تو رہا سید انھین بخشوا ر
سر برہنہ تو پڑا ہو خاک و خون کے بیچ اور
تجکو جیتا چرخ نے رکھا دکھانیکو یہ جور
سر ترا ہو نیزہ کی دستار امت کیلیے

حضرت زینب غرض کرتی تھین دان یہ گفتگو
جب ہو سودا کب بھلا اس رمز کو سمجھے گا تو
ہر سخن ارض و سما سن سنکے روتا تھا لہو
کر گئے جو دین کے سردار امت کیلیے

کیون نہ آخر ہو پیمبر کے نواسے واہ واہ
جان تک اپنی گنوا پیدا کی آمرزش کی راہ
جو سخن منہ سے نکالا تھا کیا اسکا نباہ
ایسی بداعمال و بدکردار امت کیلیے

مرثیہ حضرت

عزیزو روضۃ الشہدا مین ہمنے جو لکھا دیکھا
مصیبت اولیا و انبیا کی سی نہ کیا دیکھا
پڑھا ہمنے بھی وہ احوال اور سب کو پڑھا دیکھا
ولے دیکھا نہ وہ جو ماجرائے کربلا دیکھا

تعجب آدم نے کیا کھینچی ہے حوا کی جدائی سے
پڑے تھے تن مین کرم ایوب کے صبر آزمائی سے
عداوت بھائیون نے کی ہے کیا یوسف سے بھائی سے
بلا کے آرے سے تن ذکریا کا بھی دو تا دیکھا

غم فرقت سے حوا کے یہ آدم زار و گریان تھے
اور ایسا ہجر مین یوسف کے روتے پیر کنعان تھے
کہ آب چشم سے انکے سدا سیراب حیوان تھے
کہ انکی چشم مین نور نظر کن نے رہا دیکھا

سنا ہو گا جو کچھ فرعون سر موسی کے لایا تھا
بظاہر دار پر عیسی کو امت نے چڑھایا تھا

www.emarsiya.com